عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　۲۷ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　۲۰ جنوری ۲۰۲۳ء

"اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ"

معاشرتی، بین الاقوامی اور خود کی سلامتی

بے شک امن و سلامتی انسانیت کا بلند ترین مقصد اور ایسا مسئلہ ہے جو فکرِ اسلامی پر نقش ہے، دینِ اسلام امن و سلامتی کا سرچشمہ ہے، امن و سلامتی ہمارے پروردگار کی صفات میں سے ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ امن و سلامتی کے علمبردار ہیں، امن و سلامتی دنیا و آخرت میں مسلمانوں کا سلام ہے، جنت امن و سلامتی کا گہوارہ ہے، اور جنت میں اہل جنت کا سلام بھی یہی ہو گا جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً" "اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ" [بقرۃ: ۲۰۸]، ارشاد باری تعالی ہے: "هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ" "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے" [حشر: ۲۳]، ارشاد باری تعالی ہے: "تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ" "جس دن وہ (مومن) اس سے ملاقات کریں گے تو ان (کی ملاقات) کا تحفہ سلام ہو گا" [احزاب: ۴۴]، ارشاد باری تعالی ہے: "لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ" "انہی کے لیے ان کے رب کے پاس امن و سلامتی والا گھر ہے" [انعام: ۱۲۷]، اور ارشاد باری تعالی ہے: "دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ" "(نعمتوں اور بہاروں کو دیکھ کر) ان (جنتوں) میں ان کی دعا (یہ) ہو گی: اے اللہ! تو پاک ہے اور اس میں ان کی آپس میں دعائے خیر (کا کلمہ) "سلام" ہو گا" [یونس: ۱۰]۔

سچا مسلمان خود بھی امن و سلامتی کے ساتھ رہتا ہے اور اپنے معاشرے بلکہ پوری دنیا میں اسے پھیلاتا ہے، خود امن و سلامتی کے ساتھ رہنے سے انسان سکون و اطمینان، دوسروں کے لیے بھلائی پسند کرنے، اور کشادہ دلی سے بھرپور ماحول میں زندگی گزارتا ہے، پس وہ کسی سے بغض و حسد نہیں کرتا، نہ ہی ملاوٹ کرتا ہے اور نہ کسی سے خیانت کرتا ہے، اور تم اسے ہمیشہ بھلائی کی راہیں ہموار کرنے والا اور شر مٹانے والا ہی پاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" "جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے" [رعد:۲۸]، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن الفت رکھتا ہے اور اس سے الفت کی جاتی ہے۔ اور اس بندے میں کوئی بھلائی نہیں جو لوگوں سے الفت نہ رکھے اور لوگ اس سے الفت نہ رکھیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو خیر کی راہ ہموار کرنے والے اور شر مٹانے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو شر کی راہ ہموار کرنے والے اور خیر کی راہ میں رکاوٹ ہوتے ہیں چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالی خیر کی راہ ہموار کرنے والا اور شر مٹانے والا بنا دے وہ بڑا خوش نصیب ہے اور وہ شخص بڑا برباد ہے جسے اللہ نے شر کی راہ ہموار کرنے والے اور خیر کی راہ بند کرنے والے بنا دیا ہو۔

جیسا کہ سچا مسلمان خود پُر امن رہتا ہے تو وہ معاشرے کے ساتھ بھی پُر امن رہتا ہے، لوگوں کے عقائد مختلف ہونے کے باوجود ان کے ساتھ معاملات میں امن و سلامتی کا دامن تھامے رکھتا ہے۔ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اسلام میں فلسفہ امن و سلامتی اسی سے پروان چڑھتا ہے کہ یہ ایسا دین ہے جو تمام لوگوں کے ساتھ ان کے حقوق و واجبات میں ان کے درمیان عدل و انصاف کرتا ہے، اور وہ دوسرے کے اختلاف رائے کا احترام کرتا ہے جیسا

کہ ارشاد باری تعالی ہے:"وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ * إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ" "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے۔ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا"[ہود:۱۱۸،۱۱۹]،ارشاد باری تعالی ہے:"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ" "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے بے شک راہِ ہدایت گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے"[بقرۃ:۲۵۶]،اور ارشاد باری تعالی ہے:"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" "اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے ہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے"[حجرات:۱۳]، یعنی تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، باہمی تعاون کر سکو اور ایک دوسرے کی تکمیل کر سکو تاکہ معاشرے میں جانوں کی حفاظت ہو سکے، چیزوں اور مال کی حفاظت ہو سکے، اور معاشرہ عدل و انصاف اور وفاداری کے ماحول میں پروان چڑھے جس سے امن و استحکام کی فراوانی ہے اور ترقی، کشادگی اور روشن مستقبل کی راہ ہموار ہو سکے۔

میثاق مدینہ: وہ معاہدہ جو نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے یہود کے ساتھ کیا اس سے ظاہر ہونے والی معاشرتی امن و سلامتی کی اہمیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں جبکہ معاشرے کے افراد کے دین اور اعتقادات میں اختلاف کے باوجود ترقی یافتہ انسانیت، یکساں شہریت، اور رحم و کرم، باہمی کفالت، تعاون اور رواداری کی اقدار کی ترویج کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان کے درمیان باہمی امن و سلامتی، اور پُر امن باہمی زندگی کے لیے انسانی تاریخ میں اس میثاق سے بہتر کوئی مثال نہیں ملتی۔

برادرانِ اسلام!

اس میں کوئی شک نہیں کہ بین الاقوامی سطح پر امن وسلامتی کا فروغ ہی انسانی وقومی مقصد اور اہم ثقافتی ضرورت بھی ہے اور ایسی پختہ بنیاد ہے جس کی جڑیں اسلام نے لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں راسخ کر دی ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام عام کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رحموں کو ملاؤ (یعنی رشتہ داریوں کے حقوق ادا کرو) اور اس وقت اٹھ کر (تہجد کی) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ تمام لوگوں کو خطاب فرمایا ہے، جیسا کہ آپ نے تمام بشریت کے لیے سلامتی کی اہمیت واضح کرنے کے لیے سلام عام کرنے کو کھانا کھلانے، اور نمازِ تہجد ادا کرنے پر مقدم فرمایا تا کہ وہ امن وسلامتی اور سعادت سے بھرپور خوشحال زندگی گزار سکیں، اور اس روئے زمین پر پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں۔

امن یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہمیشہ امن وامان کے قیام کی کوششیں کی جائیں، اور ملکوں کی حفاظت کی جائے، ہمارا دین تخریب کاری، مسماری، نظام بگاڑنے اور فساد پھیلانے کا درس نہیں دیتا بلکہ یہ تعمیر سازی اور آباد کاری کا درس دیتا ہے پس اللہ عزوجل بھی فساد اور اسکے پھیلانے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔

حقیقی امن باہمی بقاء، کفالت اور رحم وکرم کا تقاضا بھی کرتا ہے تا کہ امن وامان اور سلامتی کے ساتھ خوشحال باہمی زندگی گزاری جاسکے۔

اے اللہ ہمارے ملک مصر کی حفاظت فرما اور تمام جہانوں میں اس کا جھنڈا بلند فرما